التحقیق العجیب فی مشروعیۃ التثویب

مصنف

فیضِ ملت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب والعجم، مفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابوالصالح
مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی
مدظلہ العالی


www.FaizAhmedOwaisi.com
1
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ
التحقیق العجیب
فی
مشروعیۃ التثویب
تصنیف لطیف
شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی دامت برکاتہم القدسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

امابعد! دورِ حاضرہ میں نہ کسی بزرگ کے قول کا اعتبار رہا ہے اور نہ کسی مجتہد کے فرمان کا وقار اور قرآن وحدیث کے مطالب کو اپنی رائے پر لے جانے کی عادت ثانویہ بن گئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج کل نئے فتنے اُبھرتے نظر آتے ہیں پھر ملک کے دشمنوں سے بے بہا دولت لے کر مذہب کی آڑ میں جس طرح جس کا جی چاہتا ہے کرتا ہے۔

اذان سے پہلے یا بعد کسی وقت بھی کوئی درود شریف پڑھے تو اس کے لئے قیامت قائم ہوگئی کہ یہ بدعتی ہے، یہ مشرک ہے، بے دین ہے۔

نامعلوم کیا کیا خطاب ملتے ہیں اور سراسر ناانصافی ہے کہ حضور ﷺ کے درود شریف کو کسی خاص پڑھنے سے روکا جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا کا مطلق حکم فرمایا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پارہ۲۲،سورۃ الاحزاب، ایت۳۳)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔﴾

اب کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے اوقات کی پابندی لگائے پھر فقہاء کرام نے اذان کے بعد دوبارہ اطلاع کے لئے تھویب کا سلسلہ جاری فرمایا اور ہمارے بلاد میں صلوٰۃ وسلام پڑھ کر تھویب کا طریقہ مروج ہے۔ہم نے بفضلہٖ تعالیٰ جب سے بھی تھویب کا عمل شروع کیا ہے نمازیوں کو جماعت کے کھڑے ہونے کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اس طریقے سے اپنا وقت بچالیتے ہیں۔ دوسری طرف عوام کو یقین ہو جاتا ہے کہ اہل سنت کی مساجد ہیں ورنہ عام مسجدوں میں بدمذاہب قبضہ جمائے ہوئے لوگوں کے عقائد پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔

مختصر ہذا میں اپنی تحقیق کی تائید کے لئے صدی ہذا کے مجدد اور علمائے عرب وعجم کے مانے ہوئے مسلم امام اپنے وقت کے ابوحنیفہ، شیخ الاسلام والمسلمین، عاشق محبوب مصطفیٰ ﷺ رب العلمین جل جلالہ سیدنا ومولانا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ اور ان کے شہزادے مفتی اعظم پاک وہند امام العلماء، مقدام الفضلاء، محقق علامہ فہامہ مرشدنا ومولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب مدظلہ العالی زیب مصلی آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے فتاویٰ مبارکہ سے استفادہ کیا ہے۔اہلِ انصاف غور سے مطالعہ کے بعد مسئلہ کی حقیقت سمجھ سکیں۔

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام اس مسئلہ میں کہ اذان کے بعد لوگ دوبارہ نمازیوں کو اطلاع کرتے ہیں بعض جگہ تو خصوصی طور پر انتظام ہے کہ سوائے مغرب کے ہر نماز میں جماعت سے پہلے پانچ منٹ "الصلوٰۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول اللہ وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب اللہ" تین بار پڑھا جاتا ہے کیا شرح شریف میں اس کا کوئی ثبوت ہے؟ بعض لوگ اسے بدعت سیۂ کہتے ہیں۔

الجواب

اذان کے بعد اطلاع کرنے کا نام "تثویب" ہے۔ لُغت میں بمعنیٰ آواز لوٹانا۔

کماقال ثوب تثویبھا ای رد رصوتہ۔ (المصباح المنیر للرافعی جلد۱، صفحہ۳۱)

اور شریعت میں اذان دے کر

نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا۔ (عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ لکھنوی صفحہ۴، جلد۱)

اور عرف شرح میں دوبارہ اطلاع کرنے کا طریقہ خود حضور ﷺ نے ہی جاری فرمایا

کماقال ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجت مع النبی ﷺ لصلوٰۃ الصبح فوجدہ نائماً فکان لایمر برجل الا نادرہ بالصلوٰۃ او حرکہ برجلہ۔ (رواہ ابوداؤد)

یعنی میں حضور ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز کے لئے نکلا آپ ﷺ جس سوتے ہوئے شخص سے گزر فرماتے تو اُسے نماز کے لئے آواز دیتے یا اپنے قدم شریف سے ہلاتے۔

فائدہ: تثویب سے بھی یہی مقصود ہے کہ غافلوں کو دوبارہ اطلاع ہو اور وہ یونہی ہے جو حضور ﷺ نے اذان کے بعد صلوٰۃ صلوٰۃ پکار کے جگایا بلکہ

الصلوٰۃ خیر من النوم

کا اضافہ بھی اِسی دوبارہ اطلاع پر مبنی ہے چنانچہ مروی ہے۔

ان بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتاہ ﷺ یو ذنہ الصلوٰۃ الصبح فقیل ھو نائم فقال الصلوٰۃ خیر من النوم مرتین فامرنی تازین الفجر۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ۶۴، رواہ ابن ماجہ)

یعنی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دے کر دوبارہ اطلاع دینے کے لئے سرکار ﷺ کے دَرِاقدس پر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو خواب میں پایا دَرِاقدس پر "الصلوٰۃ خیر من النوم" دوبار عرض کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

کہ انہی الفاظ کو صبح کی نماز میں کہا کرو۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ اذان کے علاوہ دیگر کلمات کا اضافہ دوبارہ اطلاع کے لئے جائز ہے۔ ورنہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "الصلوٰۃ خیر من النوم" درِاقدس پر حاضر ہو کر کہنے سے روک دیا جاتا، بلکہ بجائے روکنے کے حکم فرمادیا کہ صبح کا وقت غفلت کا ہے۔ اسی لئے اُسے صبح کی نماز میں پڑھا جائے اور یہی غرض تثویب سے ہے۔

متعدد روایات میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرۂ نبویہ علی صاحبہا التحیہ پر حاضر ہو کر "الصلوٰۃ الصلوٰۃ" کہا کرتے۔ کما قال الکھنوی فی حاشیہ شرح وقایہ (وکذا فی المشکوٰۃ عنہ صفحہ ۶۴)

بلکہ عہد فاروقی میں خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نماز کے لئے دوبارہ جگانے کا طریقہ بھی یہی تھا۔

کماروی عن مالک انہ بلغہ ان المؤذن جاء عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ یؤذنہ لصلوٰۃ الصبح لوجدہ نائماً فقال الصلوٰۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلھا فی نداءِ الصبح۔ ([1] رواہ فی الموطا)

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اُن کا مؤذن اذان دے کر صبح کی نماز کے لئے دوبارہ اطلاع دینے کے لئے اُن کے درِاقدس پر حاضر ہوئے تو آپ اُس وقت محوِخواب تھے۔ مؤذن نے دوبار "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کلمات کو فجر کی اذان میں کہا کرو۔

دوبارہ اطلاع (تثویب) کے متعلق اتنا ثابت ہوگیا کہ یہ معمول حضور ﷺ کے پاک زمانہ اور عہد خیرالقرون کا ہے۔ اصلی تثویب پر کسی کو کلام نہیں۔ طرز کی تبدیلی سے اصل مسئلہ کی حقیقت نہیں بدلتی بلکہ زمانہ کی تبدیلی سے مسئلہ کی حقیقت تو برقرار رہتی ہے البتہ ہیئت بوافقت زمانہ بدلتی رہتی ہے۔

لما ھو معلوم لمعارف الفقہ واصولہ وانا حققۃ لی رسالتی تلشط النفوس انزکیہ وایضہ فی نشر الجوائز علی الا ذکار امام الجنائز۔

بہرحال اصل تثویب میں کسی کو انکار نہیں البتہ اُس کے اجراء میں فقہاء کے تین مذہب ہیں۔

مذاہب ثلثہ

(۱) صلوٰۃ فجر کے سوا تمام نمازوں میں مکروہ ہے۔ فجر کا وقت چونکہ غفلت کا وقت ہے اسی لئے اس میں جائز ہے۔ ان کی

---

[1] عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد ا صفحہ ۱۵۴۔

عبارت ہذا: ثبت بروایات عدیدۃ ان بلالاً کان یحضر باب الحجرۃ النبوۃ بعدالاذان ویقول الصلوۃ الصلوۃ۔

دلیل حضرت ابی بکرہ کی حدیث ہے۔

(۲) امراء اور وہ بزرگ جو دینی مشاغل میں مصروف ہیں صرف انہی کے لئے جائز ہے۔ عوام کے لئے مکروہ (هذا ما قاله ابو یوسف واختاره)

(۳) متاخرین کا مختار یہ ہے کہ ہر نماز میں ہر خاص و عام کو دوبارہ اطلاع و تھویب مستحسن و مستحب ہے۔

(عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ)

فائدہ: صرف مغرب کی نماز میں بلاضرورت نہ کہنا چاہیے۔

فائدہ: اسی مختار متاخرین پر فقہاءِ کرام کے مفتی بہ اقوال ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) شرح وقایہ جلد اول صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ لاہور میں ہے

استحسن المتاخرون تثويب الصلوٰة كلها هو الاعلام بعد الاعلام۔

متاخرین فقہاء نے ہر نماز کی تھویب مستحسن سمجھی ہے تھویب دوبارہ اطلاع کو کہتے ہیں۔

(۲) ہدایہ جلد اول میں ہے

والمتاخرون استحسنوه فی الصلوات كلها لظهور التوانی فی الامور الدينية۔

اور متاخرین فقہاء نے تھویب تمام نمازوں میں مستحسن سمجھا ہے اسی لئے کہ لوگوں میں اُمورِ دینیہ کے بارے میں غفلت پیدا ہوگئی ہے۔

(۳) اسی طرح کنز الدقائق مطبوعہ لاہور میں ہے۔

(۴) درمختار میں ہے

يثوب بين الاذان والاقامة فی الكل للكل بما تعارفوه الا فی المغرب ۔

اقامت اور اذان کے مابین سوائے مغرب کی نماز اور ہر نماز کے لئے دوبارہ اعلان کیا جائے جس طرح کہ ان کا طریقہ ان میں مشہور ہو۔

(۵) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے

واستحسن المتاخرون التثويب فی صلوٰة كلها۔

متاخرین فقہاء نے نمازوں میں دوبارہ اطلاع کو اچھا سمجھا ہے۔

(۶) کفایہ شرح ہدایہ میں ہے

وما استحسنه المتاخرون وهو التثويب فی سائر الصلوٰت لزيادة غفلة الناس و قل مايقومون عند سماع الاذان فيستحسن التثويب للمبالغة فی الاعلام۔

وہ عمل کہ جسے متاخرین فقہاء نے مستحسن سمجھا ہے اُس کا نام تھویب ہے۔ اسے تمام نمازوں میں عمل میں لایا جائے کیونکہ لوگ غافل ہو چکے ہیں بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اذان کو سن کر اُٹھیں فلہٰذا اچھا ہے کہ دوبارہ اعلان کیا جائے۔

(۷) نورالایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے

ويثوب بعدالاذان فی جميع الاوقات لظهور التوانی فی الامور الاينية فی الاصح۔

تمام نمازوں میں اذان کے بعد دوبارہ اطلاع دی جائے کیونکہ لوگوں میں دینی اُمور کے بارے میں سستی ہوگئی ہے۔

(۸) طحطاوی صفحہ ۱۰۷ المصری میں ہے

(قوله ويثوب) هو لغة مطلق العود الی الاعلام وشرعاً هو العود الی الاعلام المخصوص بعد الاذان علی الاصح واستحسنه المتاخرون۔

تھویب لغت میں بمعنی دوبارہ اعلان کرنا اور شرع میں ایک مخصوص اعلان کو کہتے ہیں اذان کے بعد اطلاع دینا یہی زیادہ صحیح ہے اسے متاخرین نے مستحسن سمجھا ہے۔

(۹) عنایہ شرح ہدایہ میں ہے

احدث المتاخرون التثويب بين الاذان والاقامة علی حسب ما تعارفوا فی جميع الصلوٰت سوی المغرب مع ابقاء الاول يعنے الاصل وهو تثويب الفجر وماراه المسلمون حسناً فهو عندالله حسن۔

متاخرین نے اذان واقامت کے درمیان اپنے عرف کے مطابق تھویب کا طریقہ نکالا ہے مغرب کے سوا باقی تمام نمازوں میں تھویب کی جائے۔ لیکن پہلی تھویب یعنی "الصلوٰة خير من النوم" کو باقی رکھا جائے۔

حدیث شریف میں ہے،

جس عمل کو لوگ اچھا سمجھیں وہ عنداللہ بھی اچھا ہے۔

(۱۰) غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی (۱۱) ردالمحتار شرح درالمختار المعروف شامی (۱۲) عالمگیری (۱۳) اشعۃ للمعات شرح

مشکوٰۃ (۱۴) بحرالرائق میں اسی طرح ہے [1]

(۱۵) بدائع میں ہے

ان مشائخنا قالو الاباس بالتثویب المحدث فی سائر الصلوٰۃ بفرط غلبۃ الفضلۃ علی الناس فی زماننا وشدۃ رکونھم الی الدنیا وتھا ولھم بامور الدین فصائر الصلوٰۃ فی زماننا مثل الفجر فی زمانھم فکان زیادۃ الاعلام من باب التعاون علی البر والتقوی فکان مستحسنا۔

ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ تثویب جو خیر القرون کے بعد ایجاد ہوئی ہے ہر نماز میں جائز ہے کیونکہ ہمارے زمانہ کے لوگوں پر غفلت سوار ہوگئی اور دنیا کی طرف راغب ہوگئے۔ اسی لئے ہماری ہر نماز خیر القرون کے زمانہ کی فجر کی نماز کی طرح ہوگی اسی لئے دوبارہ اعلان تعاون علی البر والتقوی کے قبیل سے ہوگا۔ اسی بناء پر مستحسن ہے۔

(۱۶) حاشیہ کنز الاقائق (۱۷) حاشیہ شرح وقایہ مسمّی عمدۃ الرعایہ (۱۸) حاشیہ ہدایہ عبدالحیٔ لکھنوی (۱۹) ملا مسکین شرح کنز

(۲۰) عینی شرح کنز میں ہے

(۲۱) فتویٰ حرم شریف از مولانا سید اسمٰعیل بن خلیل حنفی محافظ کتب حرم محترم میں ہے

المناداۃ فی جمیع الصلوٰۃ جائزہ بل تیا کدفعلھا فی بعض البلدان المتعارفۃ فیھا علی حسب ماتعارفوہ بل تیا کدمطلقا لدفع الفضلۃ عن الناس ویثاب فاعلہ انشاء اللّٰہتعالیٰ وعندنا بمکۃ نیاوی عند حینونۃ الوقت والجوازہ والجوازہ اصل ثابت فی السنۃ الفعلیۃ لاکراھۃ ومن یقول بھا لا یعول علی قولہ ولا یلتفت الیہ۔

(کتبہ حافظ کتب الحرام المکی اسماعیل بن خلیل۔ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ)

دوبارہ نماز کے لئے اطلاع دینا تمام نمازوں میں جائز ہے بلکہ شہروں میں تاکیداً اطلاع ہوتی ہے جیسے اُن کی عادت ہے ہاں دوبارہ اطلاع ہونی چاہیے کہ عوام کو غفلت سے جگانے کا اس کے عامل کو ثواب ملے گا۔ ہمارے ہاں مکہ میں بھی معمول بہا ہے۔ اصل اس کا تو حدیث شریف میں ہے اُس کے جواز میں کسی قسم کی کراہت نہیں جو اسے مکروہ سمجھتا ہے اُس کا قول غیر معتبر ہے۔

اس فتویٰ پر حرم شریف کے متعدد علماءِ کرام کے دستخط ثبت ہیں ان کے علاوہ تبیین الحقائق، بنایہ، فتاویٰ حجۃ، فتح

[1] طوالت کے خوف سے ان کی عبارات نقل نہیں کی گئیں کیونکہ یہ کتابیں عام مل جاتی ہیں۔ نایاب کتب کی عبارت درج کردی گئی ہیں۔ ۱۲

باب العنایہ ۱؎ وغیرہا متعدد کتب میں موجود ہے۔ سمجھدار کے لئے اتنے حوالہ جات کافی ہیں ضدی ہٹ دھرم کے لئے دفتر بھی بے سود۔

سوالات و جوابات

مخالفین کو بمطابق ''ڈوبتے کو تنکے کا سہارا'' اور کچھ نہ نظر آیا صرف اپنے عیوب کو چھپانے کے لئے چند اعتراضات گھڑ مارے کہ جن کا نہ کوئی سر نہ منہ۔ جو درج ذیل ہیں

(۱) عن مجاھد قال کنت مع ابن عمر فثوب رجل فی الظھر والعصر قال اخرج بنا فان ھذہٖ بدعة۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے ظہر وعصر کے وقت دوبارہ نمازیوں کو نماز کی اطلاع دی تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے مرد ہم سے نکل کیونکہ کام جو تو نے کیا ہے یہ بدعت ہے۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی منقول ہے۔ جس فعل کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بدعت قرار دے رہے ہیں اس کو تم اپنانے کی کوشش کیوں کرتے ہو؟

جواب

فقہاء کرام جنہوں نے ہمارے اسلام کی لاج رکھی وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان کو ہم سے زیادہ جانتے اور اُن کے اقوال کی وقار اُن کے ہاں بہ نسبت ہمارے بہت زیادہ تھی۔ صحابہ کرام کا روکنا بھی دینی مفاد کی بناء پر تھا اور فقہاءِ عظام کی ایجاد بھی دینی خاطر ہے نہ وہ اپنے لئے روک رہے تھے اور نہ یہ اپنی خاطر ایجاد فرما رہے ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا روکنا اس لئے تھا کہ چونکہ اس وقت ضرورت نہ تھی اور لوگوں کو خواہ مخواہ اس کا عادی بنا دینا اور ایسے لوگوں کو جو غافل نہیں اذان کے بعد سے اس وقت غافل کر دینا کہیں حد تک بجائے فائدہ کے نقصان تھا مگر اب جبکہ لوگوں پر غفلت طاری ہوئی اور دوبارہ اطلاع کی ضرورت ہوئی تو ''انفر دات تبیح المحذو دات'' کی بناء پر اسے عمل میں لایا گیا جیسا فقہاءِ کرام نے اپنی اس ایجاد کی علت غایۃ تکاسل وتکاہل کو قرار۔

کماقالو اکرات ومرات''ان مشائخنا قالو ا لا باس بالتثویب المحدث فی سائر الصلوات یفرط غلبة الفضلة علی الناس الخ (بدائع)

وکذا لک فی نور الایضا مع مراقی الفلاح وکفایہ شرح ھدایہ وکذا لک فی الھدایہ وغیرہ وغیرہ۔

اور جب کہ لوگوں میں کسی مسئلہ میں غفلت آجائے تو اُن کی غفلت دور کرنے کا طریقہ ایک یہ بھی ہے جو فقہاء کرام نے

۱؎ ان کی عبارات بھی درج نہیں ہوئیں کیونکہ یہ عام کتابیں ہیں اور فقیر اُویسی کے پاس موجود ہیں۔

ایجاد کیا اور یہ طریقہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جبکہ آپ نے جمعہ کی اذان کے ساتھ دوسری اذان کا اجراء فرمایا۔ اُن کی علت فائیہ بھی یہی غفلت اور تکاہل اور تساہل ہے کما ھو معلوم المعارف فن الحدیث۔

سوال

چونکہ یہ فعل خیر القرون میں نہیں تھا آخر بدعت تو ہے ہی فلہٰذا اس کا ترک ضروری ہوا۔

جواب

خیر القرون کے بعد ہر فعل بدعت نہیں ۔ قرآن مجید کو تیس پاروں پر تقسیم کرنا، اعراب لگانا، اس کے رکوع وغیرہ مقرر کرنا، صرف، نحو، کلام ودیگر فنون پڑھنا پڑھانا، مدارس کا اجراء وغیرہ وغیرہ بہت سے اُمور جو فقیر نے رسالہ "البدعۃ" میں جمع کیے۔ (انظر فیہا)

اور جو فقہاء عظام اس کے مرتکب ہوئے وہ ہم سے بہت زیادہ عامل بالسنۃ اور بدعت سے اجتناب کرنے والے تھے اور اُمورِ شرعیہ میں اُن کو زیادہ سمجھ تھی یہ اِن کا صدقہ ہے جو ہم آج کل مسائل فقیہہ پر دسترس رکھتے ہیں بلکہ اُن کے بالمقابل آج کل بڑے بڑے محققین عشر عشیر بھی نہیں۔

جواب

ہمارے مخالفین کم از کم اُن کو مسلمان تو ضرور سمجھتے ہوں گے اور اُن جیسے مسلمان آج کل تو تلاش کرنے پر بھی نہیں ملیں گے۔ اُن جیسے مسلمانوں نے یہ طریقہ ایجاد کیا اور اسے بار بار استحسان کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور فرمانِ نبوی ﷺ ہے

ماراہ المسلمون وفی روایۃ ماراہ المؤمنون حسنا فھو عند اللہ حسن۔ (مشکوٰۃ)

جس عمل کو مسلمان اچھا سمجھتے ہوں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔

اگر ہمارے خصم انہیں مسلمان مانتے ہیں اور ضرور مانتے ہیں تو حضور اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی کی قدر کریں اور اُن بزرگوں نے جس عمل کو استحسان کا لقب دیا ہے خواہ مخواہ اُسے بدعت جیسی قبیح صفت سے موصوف کر کے اپنا انجام برباد نہ کریں ورنہ سمجھ لیں کہ مومنوں کو بدعتی کے لفظ سے یاد کرنے سے نارِ جہنم تیار ہے۔

سوال

مان لیا کہ یہ عمل سلف صالحین کا ہے لیکن یہ کہاں لکھا ہے کہ اس کے لئے "الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یا رسول اللہ" الخ کہا کرو۔

جواب

پتہ تو چلا کہ اصل بات کیا ہے۔ دراصل تمہیں چڑتھی تو صرف اسی سے خواہ مخواہ ادھر اُدھر کی باتیں کر کے ہمیں بھی پریشان کیا اور خود بھی پریشان رہے۔ لیجئے اس کا جواب

جب ثابت ہو گیا کہ تھویب کارِ خیر ہے اور اُس کی علت غائیہ بھی سست اور غافل لوگوں کو متنبہ کرنا ہے تو پھر غفلت اور سستی جس طرح بھی دور کی جائے جائز ہے۔ اس کے لئے فقہاءِ کرام نے کسی خاص لفظ کو متعین نہیں کیا بلکہ فرمایا جس طرح جہاں کا عرف ہو وہی لفظ استعمال کیا جائے۔

کماقالو ا یثوب بین الاذان والاقامۃ فی الکل للکل بما تعارفوہ الافی المغرب۔

درمختار و کذا لک فی العنایہ فی شرح الہدایہ و شرح وقایہ وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ ہمارے اہلِ سنت کو اولاً تو اپنے نبی اکرم ﷺ سے بہت محبت ہے اسی لئے اُن کے ہر ذکر سے پیار خصوصاً درود شریف جو تمام اذکار کا سردار ہے۔ دوسرا یہ کہ وہابیوں، دیوبندیوں نے سنیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور حنفیت کے دامن میں چھپنا ایمان سمجھ کر سنیت و حنفیت کے خلاف نہ صرف عمل کرتے ہیں بلکہ سنیت اور حنفیت کو منع کرنا چاہتے ہیں۔ بناء بریں ایسا لفظ چنا گیا کہ جو دیوبندیت، وہابیت سوز اور سنیت کا جان و ایمان افروز کلمہ ہے تاکہ نمازی کو پتہ چلے کہ یہاں سنیت اور سچی حنفیت ہے۔

خاتمہ

(۱) تھویب مطلق یعنی نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا سنت نبویہ علی صاحبہا التحیہ ہے اور بہ ہیئت کذائیہ مستحب ہے۔

(۲) نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا تعاونو علی البر والتقوی ہے۔

کماقال الفقہاء فکان زیادۃ الاعلان من باب التعاون علی البر و التقویٰ۔ الخ بدائع وغیرہ ۱۲،

اور بحکم باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (پارہ ۶، سورۃ المائدۃ، ایت ۲)

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

ایک علیحدہ ثواب ہے اور حدیث شریف میں ہے

جب تک بندہ اپنے بھائی کی امداد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی امداد کرتا ہے۔

اس ارشاد کے مطابق تھویب کرنے والا ایزد متعال کی خصوصی نگاہوں کا مستحق ہے۔

(۳) تھویب میں "صلوٰۃ وسلام" عرض کرنا "صلوا وسلموا" مطلق امر پر عمل کر کے ثبوت دینا ہے کہ چودہ سو سال طویل مدت گزر جانے کے باوجود پھر بھی ہم اپنے آقا ﷺ کی محبت میں سرشار ہیں تاکہ غیر مذاہب خصوصاً اعدائے اسلام کو معلوم ہو کہ نبی اکرم ﷺ کی کیسی شان ہے کہ اگرچہ وہ اس وقت پردہ پوش ہیں لیکن اُن کے غلام اُن کی غلامی میں تاہنوز سرگرم ہیں۔ ان وجوہ کے باوجود دیوبندی ایسے عمل سے روک کر

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۱۴)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے۔

اور

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ٥ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ٥ (پارہ ۳۰، سورۃ العلق، ایت ۹، ۱۰)

ترجمہ: بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے۔ بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔

کا مصداق بن رہے ہیں جبکہ صلوٰۃ وسلام نیکی ہے۔ اس سے روکنا شیطان کا کام ہے۔ تفصیل نشر الجوائز میں ہے۔

فصلی اللہ علی حبیبه کریم الخلق وعلیٰ آلہٖ واصحابه اجمعین

هذا آخر مارقمه قلم

العبد الفقیر ابی الصالح محمد فیض احمد الاویسی غفرلهٗ